20824 ـ اسلام میں سزائے موت کی سزا کے اسباب

سوال

میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اسلام میں بطور حد قتل (سزائے موت) کے اسباب اور شروط کیا ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

قتل (سزائے موت) اس شخص کو کیا جاتا ہے جس میں درج ذیل اوصاف پائے جائيں:

1 ـ مرتد:

وہ شخص جو اسلام لانے کے بعد کافر ہو جائے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

جو شخص اپنا دین بدل لے اسے قتل کر دو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6524).

2 ـ شادی شدہ زانی:

اس کی سزا رجم ہے یعنی اسے موت تك پتھر مارنا.

محصن یعنی شادی شدہ وہ شخص ہے جس نے صحیح نکاح کے ساتھ اپنی بیوی سے جماع کیا ہو، اور وہ دونوں آزاد عاقل اور بالغ ہوں.

چنانچہ جب شادی شدہ مرد یا عورت زنا کرے تو ان دونوں کو موت تك رجم کیا جائیگا؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مجھ سے لے لو، مجھ سے لے لو، اللہ سبحانہ و تعالی نے ان عورتوں کے لیے راہ نکال دی ہے، کنوارہ کنواری (سے زنا کرے تو) اسے سو کوڑے اور ایک برس تك جلاوطن کیا جائیگا، اور شادی شدہ شادی شدہ عورت (کے ساتھ زنا کرے) تو سو کوڑے اور رجم ہو گا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1690).

اور اس لیے کہ بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ اور زید بن خالد جھنی رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے وہ دونوں بیان کرتے ہیں کہ:

" ایك اعرابی شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ میرا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کریں.

تو دوسرا شخص کہنے لگا: - وہ پہلے شخص سے زیادہ تیز اور سمجھ دار تھا - جی ہاں آپ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے ساتھ کریں، اور مجھے کچھ کہنے کی اجازت دیں.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو کیا کہنا چاہتے ہو.

وہ شخص کہنے لگا:

میرا بیٹا اس کا ملازم تھا (یعنی اس شخص نے میرا بیٹا مزدوری کے لیے رکھا) تو اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا.

اور مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے پر رجم کی سزا ہے تو میں نے اسے بطور فدیہ سو بکریاں اور ایك لونڈی دی.

جب میں نے اہل علم سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا میرے بیٹے کو سو کوڑے اور ایك برس جلاوطنی کی سزا ہے، اور اس عورت کو رجم کی سزا ہو گی.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب سے فیصلہ کرونگا؛ لونڈی اور بکریاں واپس ہونگی، اور آپ کے بیٹے کو سو کوڑے اور ایك برس جلاوطنی کی سزا ہے.

اے انیس (ایك صحابی کا نام ہے) تم اس عورت کے پاس جاؤ اگر تو وہ اعتراف کرتی ہے تو اسے رجم کر دو.

راوی کہتے ہیں: تو وہ اس عورت کے پاس گئے اور اس نے اعتراف کر لیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا اور عورت کو رجم کر دیا گیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2725) صحیح مسلم حدیث نمبر (1698).

العسیف: مزدور کو کہتے ہیں.

3 ـ قتل عمد:

عمدا قتل کرنے والے شخص کو قصاص میں قتل کیا جائیگا، لیکن اگر مقتول کے ورثاء اور ولی اسے معاف کر دیں، یا پھر دیت لینے پر راضی ہو جائیں تو قاتل کو قصاص میں قتل نہیں کیا جائیگا؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! تم پر مقتولوں کا قصاص لینا فرض کیا گیا ہے، آزاد آزاد کے بدلے، اور غلام غلام کے بدلے، اور عورت عورت کے بدلے، ہاں جس کسی کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی دے دی جائے اسے بھلائی کی اتباع کرنی چاہیے، اور آسانی کے ساتھ دیت ادا کرنی چاہیے، تمہارے رب کی طرف سے یہ تخفیف اور رحمت ہے، اس کے بعد جو کوئی بھی سرکشی کرے اسے دردناک عذاب ہو گا البقرة (178).

اور اس سے اگلی آیت میں فرمان باری تعالی کچھ اس طرح ہے:

عقلمندو! قصاص میں تمہارے لیے زندگی ہے، اس باعث تم (قتل ناحق سے) رکو گے البقرة (179).

اور اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو شخص بھی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور میں اللہ کا رسول ہوں اس مسلمان شخص کا خون بہانا حلال نہیں، لیکن تین اشیاء کی بنا پر: یا تو وہ شادی شدہ زانی ہو، اور قتل کے بدلے قتل کرنا، اور دین کو ترک کرنے اور جماعت سے علیحدہ ہونے والے شخص کو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6484) صحیح مسلم حدیث نمبر (1676).

4 ـ ڈاکو اور لٹیرے اور اسےمحارب کہا جاتا ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

جو اللہ تعالی سے اور اس کے رسول سے لڑیں اور زمین میں فساد کرتے پھریں ان کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کر دیے جائیں، یا سولی چڑھا دیئے جائیں، یا مخالف جانب سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں، یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے یہ تو ہوئی ان کی دنیوی ذلت اور خواری، اور آخرت میں ان کے لیے بڑا بھاری عذاب ہے المآئدة (33).

5 ـ جاسوس:

وہ شخص جو مسلمانوں کی جاسوسی کر کے ان کے دشمنوں کو خبریں پہنچائے.

اس کی دلیل صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث ہے:

حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالی عنہ نے مکہ کے مشرکوں میں کچھ کو خط لکھا جس میں انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ معاملات کی خبر دی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اے حاطب یہ کیا ہے ؟

تو حاطب رضی اللہ تعالی عنہ نے جواب میں عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے بارہ میں جلدی نہ کریں، میں ایسا شخص تھا جو قریش کے ساتھ آ کر ملا تھا، اور ان کے قبیلہ میں شامل نہیں تھا، اور آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کے مکہ میں رشتے ناطے ہیں، وہ ان کے اہل و عیال اور اموال کی حفاظت کرینگے، میں نے چاہا کہ جب میں نسب میں قریشی نہیں، تو میں ان پر کوئی ایسا احسان کروں جس کی بنا پر وہ میرے رشتہ داروں کی حفاظت کریں.

اور میں نے یہ کام کفر اور مرتد ہونے کی بنا پر نہیں کیا، اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد کفر پر راضی ہونے کی بنا پر کیا ہے.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے تمہارے ساتھ سچ بولا ہے.

عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم دیں کہ میں اس منافق کی گردن اتار دوں.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یہ جنگ بدر میں شریك ہوا ہے، اور تجھے کیا علم کہ اللہ تعالی نے اہل بدر پر جھانکا اور فرمایا: تم جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3007) صحیح مسلم حدیث نمبر (2494).

اس حدیث سے وجہ استدلال یہ ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نےعمر رضی اللہ تعالی عنہ کا حاطب رضی اللہ تعالی عنہ کو اس فعل کی بنا پر قتل کا مستحق ٹھرنے کا اقرار کیا، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو بتایا کہ اس قتل میں ایك چیز مانع ہے اور وہ یہ کہ حاطب رضی اللہ تعالی عنہ جنگ بدر میں شریك تھے.

ابن قیم رحمہ اللہ حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث کے متعلق کہتے ہیں:

" مسلمان جاسوس کو قتل نہ کرنے کی رائے رکھنے والوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے، مثلا امام شافعی اور

ابو حنیفہ رحمہم اللہ، اور اس حدیث سے اس جاسوس کو قتل کرنے کی رائے رکھنے والوں نے بھی استدلال کیا ہے مثلا امام مالك اور امام احمد کے ساتھیوں میں سے ابن عقیل رحمہم اللہ وغیرہ.

ان کا کہنا ہے: کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایك ایسی علت بیان کی جو قتل کرنے میں مانع تھی اور وہ حاطب رضی اللہ تعالی عنہ کا جنگ بدر میں شریك ہونا ہے، اور اگر اسلام قتل میں مانع ہوتا تو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے زیادہ مخصوص چیز کے ساتھ علت بیان نہ کرتے، اور وہ جنگ بدر میں شریك ہونا ہے " اھـ کچھ کمی و بیشی کے ساتھ

دیکھیں: زاد المعاد (2 / 115).

اور ایك دوسری جگہ میں کہتے ہیں:

" اور صحیح یہ ہے کہ اس ـ جاسوس ـ کوقتل کرنا حکمران اور امام کی رائے پر منحصر ہے، اگر تو اس کے قتل میں مسلمانوں کی مصلحت ہو تو اسے قتل کیا جائیگا، اور اگر اسے باقی رکھنے میں زیادہ مصحلت رکھتا ہو تو اسے قتل نہیں کیا جائیگا " اھـ

دیکھیں: زاد المعاد (3 / 422).

اور اوپر جو بیان ہوا ہے اس میں تارك نماز اور جادوگر اور زندیق بھی داخل ہوگا، کیونکہ یہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان:

" دین کو ترك کرنے اور جماعت سے علیحدہ ہونے والا "

کے تحت آتا ہے.

اور رہی اس سزا کو نافذ کرنے شروط تو یہ بہت زیادہ ہیں: اور ہر جرم کی مخصوص شروط ہیں، اس کی تفصیل فقھاء کی کتب میں دیکھی جا سکتی ہیں.

اور مرتد اور شادی شدہ زانی کو قتل کرنے کی حکمت آپ سوال نمبر (20327) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں.

واللہ اعلم .